پلٹے بہن کے ساتھ لحد سے امام دیں   وہ قید اور قتال کے دو پیکر یقیں
صبر و ثباتِ فاطمہ زہرا کے دو امیں   اک ساتھ خون روتے ہوئے دو دلِ حزیں
بادِ خزاں کا زور ہے زہراؑ کا پھول ہے
کتنا اداس آج مزارِ بتولؑ ہے

بسمل کے درد کو دلِ بسمل سے پوچھئے   منزل ہے کیا یہ دوریِ منزل سے پوچھئے
طوفاں کی بات حسرتِ ساحل سے پوچھئے   سبطِ نبیؐ کے درد بھرے دل سے پوچھئے
کس طرح لے کے زخم یہ دل پر گئے حسینؑ
ماں کا مزار چھوڑ کے کیوں کر گئے حسینؑ

وہ خوں بھری سحر ہے مدینہ کی یادگار   رستے پہ جب اجل کی چلا دیں کا تاجدار
اسلام کی زباں پہ ہے فریاد بار بار   اِس ظلمِ بے دریغ پہ قرآں ہے بیقرار
ہر سو سے آ رہی ہے صدا شور و شین کی
ہے تربتِ رسولؐ پہ مجلس حسینؑ کی

سُن لو کہ میرا دین ولائے حسینؑ ہے   یہ ذکر بھی جہاد برائے حسینؑ ہے
دل میں حسینؑ لب پہ صدائے حسینؑ ہے   یہ حکمتِ کلام عطائے حسینؑ ہے
میری زباں ہے اور ہے آوازِ کربلا
بانوؔ یہ مرثیہ بھی ہے اعجازِ کربلا

●●●

www.emarsiya.com

باب دوم

قیام مکہ

مکہ میں جب ورودِ امامِ ہدیٰ ہوا

کل بند: ۵۸ بند

تاریخ : ۲۷/اپریل ۱۹۶۸ء تا ۱۵/مئی ۱۹۶۸ء

محل : نرہی۔ لکھنؤ

قیام مکہ

مکہ میں جب ورود امام ہدا ہوا   دنیائے اعتبار کا عالم نیا ہوا
ایثار خود حسینؑ کا مدحت سرا ہوا   لطف نظر سے خانۂ حق پُر ضیا ہوا
کیفیت نماز نبوت کی جان تھی
صحن حرم میں پھر وہی سجدوں کی شان تھی

رفعت زبان حال سے کہتی ہے باربار   اَبنائنا جمال تری شان کے نثار
فیض قدم ہوایہ زمانہ پہ آشکار   تقدیس کے چمن میں مچلنے لگی بہار
آئے حسینؑ دین کی حاجت روائی کو
تکبیر کا جلال بڑھا پیشوائی کو

تکبیر کے جلال میں کعبہ کی وہ فضا   وہ معجزہ خلوص ذبیح و خلیل کا
فرش زمیں پہ عرش کا نقشہ کھنچا ہوا   ہم رشتۂ ابد جو ہے رفعت وہ مرحبا
گمراہ وہ ہے کعبہ سے جس کو گریز ہے
مسجود خود ملک کا یہاں سجدہ ریز ہے

یہ ظاہرا حدود زمین و زمن میں ہے   یہ ہے وہ خاک نور کی جو انجمن میں ہے
یوں ہے جہاں میں،قلبِ بشر جیسے تن میں ہے   جانِ بہار بن کے بہارِ چمن میں ہے
گھر ہے خدا کا اور بشری شاہکار ہے
ذوق خلیل قدرت پروردگار ہے

www.emarsiya.com

ذوق خلیل یہ تیری تعمیر یادگار — سایہ میں جس کے گنبد خضرا کا ہے وقار
اک نسبت خفی ہے نجف سے بھی آشکار — لیکن ہے کربلا تری حکمت کا شاہکار
دو مرسلوں کا کعبہ کی رویت میں ساتھ ہے
تعمیر کربلا میں بہتّر کا ہاتھ ہے

شان خلیل وہ یہ حبیب خدا کی شاں — یہ ہے گل رضا وہ بہار رضا کی شاں
منزل ہے اِسکی عرش وہ عرش علیؑ کی شاں — صبر وفا یہ ہے تو وہ شکر وفا کی شاں
کعبہ ادھر ہے جلوہ گہہ کربلا اُدھر
ایماں کی ابتدا ہے ادھر انتہا اُدھر

یہ حق کا اہتمام تو وہ حق کا مدعا — یہ پیکر یقیں ہے، وہ حاصل یقین کا
مرکز نظر کا ایک ہے آنکھیں جدا جدا — کیا ربط خاص رکھتی ہے کعبہ سے کربلا
یہ ہے خلیل اور وہ دعائے خلیل ہے
وحدت کے اعتبار میں دہری دلیل ہے

ہیں ایک ہی نمود سے دونوں کے سلسلے — دونوں ہیں یوں تو حق وصداقت کے آئینے
تنظیم ارتقا میں ذرا چشمِ غور سے — قربانی حسینؑ کا اعجاز دیکھئے
کعبہ کا اعتبار بڑھاتی ہے کربلا
حق کی طرف دلوں کو جھکاتی ہے کربلا

اِس کربلا کا فکر میں خاکہ لئے ہوئے — اِس کربلا کا ذہن میں جلوہ لئے ہوئے
اِس کربلا کا جوش تمنا لئے ہوئے — اِس کربلا کا دل میں ارادہ لئے ہوئے
تصویرِ صد تصور غم دیکھتے رہے
تاریخ اپنی شاہ امم دیکھتے رہے

کیا معتبر ہے منزل تاریخ کا حشم — عزم خلیل میں ہے خلوص ذبیح ضم
دوش رسولؐ پائے علیؑ منہدم صنم — اجداد کے کمال کی تصویر ہے حرم
خونِ وفا سے خونِ جگر سے دھلی ہوئی
ہے اک کتاب دین ویقیں کی کھلی ہوئی

www.emarsiya.com

ہر ہر ورق پہ ثبت وفا کا نشاں ملا — تفصیل صبر و ضابطۂ امتحاں ملا
نقش و نگار سیرت پیغمبراں ملا — یعنی کہ اعتبار کا اک کارواں ملا
دیکھا کئے یہ حق کے قرینے رکے رہے
گھر میں خدا کے چار مہینے رکے رہے

تاریخ اعتبار خلوص اس قیام کا — ہر سانس احتساب حقائق کا مرحلہ
ترتیب کی حدوں میں ہے معیار کربلا — رفتار وقت دیکھتے ہیں سبط مصطفیٰؐ
جذبے جو دل میں نصرت حق کے سمائے ہیں
قبر خدیجہ و ابوطالب پہ آئے ہیں

دیکھی جو قبر درد اک آنکھوں میں پھر گیا — آغاز دیں وہ ظلم وستم کا وہ سلسلہ
اک معجزہ تھا بس ابو طالب کا ولولا — ٹکرا کے جس سے چور تھا باطل کا حوصلا
سایہ میں ان کے نشو ونما مصطفےٰ کی تھی
احسان مند اُن کی مشیت خدا کی تھی

وہ دور وہ خلوص خدیجہ کا اہتمام — شہزادیٔ عرب وہ تھی فاقوں میں شادکام
آتی رہی ہزار مصیبت کی صبح و شام — لیکن سکون دل کو میسّر رہا مدام
ہر فرد اپنے کنبے کا چھوٹا بڑا چھٹا
سب چھٹ گئے نہ دامنِ صبر ورضا چھٹا

کیا سر کئے ہیں شعب کے پُر ہول مرحلے — وہ عہد جورو جبر کے تیور نئے نئے
یلغار وہ ستم کی وہ آفت کے معرکے — ٹکرا کے ان سے ظلم ہٹا وہ نہیں ہٹے
یہ صبر و ضبط وقت پہ تلوار بن گیا
اُن کا چلن جہاد کا معیار بن گیا

برداشت کیوں کئے یہ تعب یاد آ گیا — کیا ظلم و جور کا تھا سبب یاد آ گیا
حق کی نمود، کفر کا ڈھب یاد آ گیا — دیکھی جو ان کی قبر تو سب یاد آ گیا
دل میں انہیں کے خوں کی حرارت لئے حسینؑ
پلٹے اک اعتماد کی دولت لئے حسینؑ

وہ اعتماد، عزم سراپا کہیں جسے — راہِ عمل میں شکر کا جذبہ کہیں جسے
ہر حال میں خدا پہ بھروسا کہیں جسے — وہ اعتماد ، مرضیٔ مولا کہیں جسے
تصویرِ اقتدار اب و جد وہ اعتماد
معراج جس کی عزمِ محمدؐ وہ اعتماد

مکّے میں ہر طرف تھے وہ آثار اعتبار — کچھ دیر بیقراریٔ دل کو ملا قرار
کعبہ کی اُس فضا نے دیا اعتماد کار — گونجی تھی جس فضا میں یہ تائید کردگار
آواز مصطفیٰ کے لبِ حق پناہ کی
پہلی پکار اشہد ان لا الٰہ کی

نانا کی زندگی کے تھے لمحات سامنے — افکار سامنے تھے خیالات سامنے
شر کا سوال حق کے جوابات سامنے — مکہ میں آکے آئے وہ دن رات سامنے
آثارِ مصطفیٰ کی روش تھی جدھر گئے
اقدام کربلا کے ارادے سنور گئے

نظروں میں پھر گئے وہ مظالم وہ شدومد — ہر اک قبیلہ کرتا تھا اشرار کی مدد
دشمن تھے قولِ حق کے جہالت کی تھی یہ حد — پیغامِ حق رسولؐ نہ پہنچائیں تھی یہ کد
ترغیبِ حسن و طاقت وزر لے کے آیا تھا
باطل سہ گونا زور و اثر لے کے آیا تھا

وہ ہاشمی تھا قلت و کثرت سے بے نیاز — ہمت شکن ہجوم ذلالت سے بے نیاز
راہِ رضا میں خوف وشقاوت سے بے نیاز — دولت سے بے نیاز حکومت سے بے نیاز
جس نے چمن کا رنگ دیا ریگزار کو
جس نے خزاں کی گود سے کھینچا بہار کو

وہ جس نے امرِ حق کے لئے ہر جفا سہی — انسانیت کو حکمت حسنِ سلوک دی
تدبیر عزم جس کے عمل کی سند بنی — جس کا خلوصِ درسِ وفا حق کی زندگی
وہ جس نے آگ چھین لی بادِ سموم سے
ٹکرایا بڑھ کے جو تنِ تنہا ہجوم سے

www.emarsiya.com

مردانِ حق کو کھیل ہے اہلِ ستم کا دور — راہِ رضا میں لذت زخم جگر ہے اور
تبلیغ حق میں صبر و تحمل کے کیا ہیں طور — کس طرح شکر کرتے ہیں سہ کر جفا و جور
مظلومیت کی قدرت تسخیر پیش کی
مکہ نے مصطفیٰ کی وہ تصویر پیش کی

چشم تصورات میں ہر سو رواں دواں — پنہائی فضا میں گرجتے ہوئے بیاں
ماحولِ تند و سخت میں وہ نرمئی بیاں — راہ ثبات وعزم پہ پیروں کے وہ نشاں
قامت جو ارتقا کا ہے اُس قد کا آئینہ
مکہ کی ہر روش تھی محمدؐ کا آئینہ

وہ سیرت رسولؐ کے آثار جا بجا — ہر سانس میں شمیم رسالت لئے ہوا
پیغمبری جمال میں ڈوبی ہوئی فضا — گونجی ہوئی شعار محمدؐ کی وہ صدا
اقدام حق کو تیر نہ تلوار چاہیے
بس اک علوئے سیرت و کردار چاہیے

وہ ظلم بے دریغ کا پھیلا ہوا نظام — وہ آگ آگ صبح تو وہ خون خون شام
وہ صبر وہ سکون وہ نانا کا اہتمام — یعنی ادائے خاص لئے وہ عطائے عام
وہ دور مصطفیٰ کا جو نظروں میں پھر گیا
باطل کا سارا زور نگاہوں میں گر گیا

وہ دین کا چلن روش ظلم و جور میں — تسلیم کی وہ شان مصائب کے طور میں
اقدام شر لئے نگہ فکر و غور میں — جو بارہا کھنچی تھی پیمبرؐ کے دور میں
آئین جبر و قہر کی رفتار ہے وہی
دست یزید نحس میں تلوار ہے وہی

پیش نگاہ فرض کا ہے مرحلہ وہی — بیداد و عدل و داد کا ہے معرکہ وہی
دولت کے اقتدار کا ہے زمزمہ وہی — تنظیم حق کا وقت وہی مسئلہ وہی
شر کا چلن وہی روش جور ہے وہی
بدلا ہوا ہے نام فقط دور ہے وہی

حق کا ہے نام ظلم و ضلالت کا ہے وفور   کلمہ نبیؐ کا لب پہ نبیؐ کے چلن سے دور
پھیلا ہوا ہے چار طرف دام مکروزور   زخمی پڑا ہوا ہے مساوات کا شعور
چلتی ہے بات صرف ظلوم و جہول کی
پامال ہو رہی ہے ریاضت رسولؐ کی

آزاد تھے جو ذہن ہوئے قیدئی ہوس   صدہا خلاف حق ہیں تو حق والے پانچ دس
شاہین فکرو ہوش کی منزل بنا قفس   سب اٹھ گیا دلوں پہ جو تھا حق کا دسترس
خوف مآل فکر نہ روز وعید کی
مضبوط ہے گرفت یہاں تک یزید کی

اک خود پرست نشۂ نمرودیت میں چور   فرعونیت کا طبع فسوں ساز میں فتور
مکر ابن عاص کا تو ابوجہل کا غرور   رخ شیطنت کا ظاہر و باطن قریب و دور
سب جس میں تھے شریک وہ تعمیر تھا یزید
ہر رخ کی اپنے عہد میں تصویر تھا یزید

نظروں سے لیکے ظلم و ضلالت کا جائزہ   اُس رعب و داب ذلت و نکبت کا جائزہ
سرمایۂ نفاق و جہالت کا جائزہ   اُس اجتماع حج میں حقیقت کا جائزہ
پایا جو امرِ حق کا اشارہ حسینؑ نے
آ کر بہت قریب سے دیکھا حسینؑ نے

مکروفریب بن کے ہے مفہوم علم وفن   اہل فساد اور تقدس کا بانکپن
بدعت شعار، نظم شریعت پہ طعنہ زن   وہ صورت چمن ہے نہ کیفیت چمن
اک خار زار ہے چمنستاں کے نام پر
عہد خزاں ہے دور بہاراں کے نام پر

وہ کل کے زر پرست مسلماں بنے ہیں آج   سارے طریق جہل کے ایماں بنے ہیں آج
آثار کفر دین کے ارکاں بنے ہیں آج   ظلم ونفاق شرع کے عنواں بنے ہیں آج
بدخواہ جو چمن کے تھے وہ باغباں بنے
قزاق جادۂ نبوی پاسباں بنے

www.emarsiya.com

حالات دین حق کے ہیں کن مرحلوں میں آج   کس نے رکھا یہ فرق یزید شقی پہ تاج
چاروں طرف سے ظلم کا بے دینیوں کا راج   سبطِ رسول دیکھتے ہیں قوم کا مزاج
ہر سانس ایک جائزۂ اعتبار ہے
لب ہیں خموش فکر و نظر محو کار ہے

مکہ تھا ضبط فکر و نظر کا مطالعہ   مکہ تھا ربط جذب و اثر کا مطالعہ
مکہ تھا رنگ شام و سحر کا مطالعہ   مکہ تھا ذوق عیب و ہنر کا مطالعہ
گمراہیوں کے دور کی حد دیکھتے رہے
کس حال میں ہے امت جد دیکھتے رہے

دیکھا ہوا کا رخ روش صبح و شام میں   پرکھا دلوں کا حال سکوت و کلام میں
مکہ کے اس قیام حقیقت نظام میں   ہر بات کھل کے آ گئی چشم امام میں
کافر ہے سربراہ مسلماں کی راہ کا
کعبہ نہیں دمشق ہے مرکز نگاہ کا

راہ نفاق سے وہ نکلتی ہوئی روش   جادے پہ بولہب کے وہ چلتی ہوئی روش
سفیانیت کے رنگ بدلتی ہوئی روش   نفسانیت کی آگ اگلتی ہوئی روش
دیکھی بغور جان رسالت مآب نے
کروٹ لی دل میں ولولۂ انقلاب نے

وہ انقلاب جس کی روش نظم اتقا   وہ انقلاب جس کا ثمر حق کا مدعا
وہ انقلاب جس کی روش دین کی بقا   وہ انقلاب جس کو کہیں مرضئ خدا
ذوق عمل یقیں کی جسے انتہا کہے
وہ انقلاب خلق جسے کربلا کہے

وہ انقلاب عزمِ امامت کہیں جسے   وہ انقلاب فیض رسالت کہیں جسے
وہ انقلاب فتحِ نبوت کہیں جسے   وہ انقلاب امر مشیت کہیں جسے
جو ہر سوال زیست کا تنہا جواب ہو
دور جہاں میں خاتم ہر انقلاب ہو

بس ہر نفس نگاہ خدا کے کرم پہ ہے ہمت سکونِ دل کی ہر اک دردو غم پہ ہے
وہ اعتماد صبر ، وفور ستم پہ ہے گویا لکھا ہوا یہ جدار حرم پہ ہے
پھر خانۂ خدا کی ہے تعمیر ہاتھ میں
بس آج سے ہے دین کی تقدیر ہاتھ میں

تقدیر بن کے دین کی دادا کا وہ سکوں حق کے لئے خدیجۂ کبریٰ کا وہ سکوں
ننھی سی جان فاطمہ زہراؑ کا وہ سکوں وہ اضطرار وقت کا، نانا کا وہ سکوں
اِس منزل سکوں کو جو سمجھا حسینؑ نے
خود کو کس اعتماد سے دیکھا حسینؑ نے

ہر سازش نفاق نظر میں لئے ہوئے دنیا کے ہر فریب پہ آنسو پئے رہے
ایمان کو یقین حفاظت دئے ہوئے جب تک خدا کا حکم رہا لب سیئے رہے
لیکن رہی نہ تاب شہ مشرقین کو
جب حرمت حرم نے پکارا حسینؑ کو

اور اک پیمبری کا زمانہ ہے سامنے سب معرکہ خلیل خدا کا ہے سامنے
بے آب و بے گیاہ کا صحرا ہے سامنے وہ ہاجرا وہ اُن کا دُلارا ہے سامنے
کیا ہیں تصورات شہ مشرقین کے
تاریخ دیکھتی ہے وہ تیور حسینؑ کے

تعمیل امرِ حق میں وہ حق آفریں جہاد عزم خلیل معرکۂ حُسن اعتماد
فکر پسر کا ذہن پدر سے وہ اتحاد آئے جو ہوں گے ارضِ منیٰ میں ذبیح یاد
اک ارتقائے جرأت و ہمت کی شان سے
اکبرؑ کو دیکھا ہوگا بڑی آن بان سے

سر یوں ہے بار دوش کہ جیسے کسی کا دَین اصغرؑ کو لے کے گود میں ملتا ہے طرفہ چین
شکر رباب ، صبر سکینہؑ کی زیب و زین لے کر چلے ہیں زینبؑ و کلثومؑ کو حسینؑ
تکمیل پر حیات عمل آ رہی ہے کیا
تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے کیا

www.emarsiya.com

ہیں صرف ہاجرہ ادھر اہل حرم ادھر پہلو میں اک ذبیح کے بدلے تمام گھر
بس حد صبر تک ہے عمل کا سفر اُدھر اور اِس طرف تمام مراحل پہ ہے نظر
توثیق ہے خلیل کے عزمِ ضمیم کی
تکمیل کرنے جاتے ہیں ذبحِ عظیم کی

اک دل پہ حوصلہ وہ بہتر کے داغ کا اکبر کا چھ مہینے کے اصغر کے داغ کا
عون جری و قاسم بے پر کے داغ کا عباسؑ سے جوان برادر کے داغ کا
تکمیل صبر و شکر کی اُس زیب و زین کو
عزم خلیل دیکھ رہا ہے حسینؑ کو

مروہ صفا منیٰ حجر اسود و حرم مرکز ہے ہر نگاہ کا بس اک اسیر غم
وہ مسجد دمشق تعارف کا وہ حشم اس کے جلو میں جلوۂ آیات محترم
توقیرِ حق کو پیکر توقیر کو سلام
سنگ حرم کا عابد دلگیر کو سلام

پھیلے ہوئے حرم میں وہ آیاتِ حق نشاں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہوں نوحہ خواں
اس مرکز سکوں پہ بھی شہ کو نہیں اماں کعبہ سیاہ پوش فضائیں دھواں دھواں
پاسِ ادب کے فرض کا دم گھٹ رہا ہے آج
شبیرؑ سے جوارِ حرم چھٹ رہا ہے آج

معنی کی آب و تاب سخن میں نہیں رہی بوئے لطیف مشک ختن میں نہیں رہی
رعنائی بہار چمن میں نہیں رہی باقی بدن ہے روح بدن میں نہیں رہی
جیسے کسی نے چھین لیا دل کے چین کو
کعبہ نے یوں وداع کیا ہے حسینؑ کو

اے عزم بوترابؑ کی تنویر الوداع صبر بتولؑ پاک کی توقیر الوداع
اے سیرت رسولؐ کی تصویر الوداع ہاں الوداع اے مرے شبیرؑ الوداع
آتا ہے غم سے منہ کو کلیجا سلام لے
اے ذمہ دار حرمت کعبہ سلام لے

غربت کا یہ سفر یہ مصائب کی سختیاں — کیا جانے اب ہو صبح کہاں شام ہو کہاں
گھر میں خدا کے مل نہ سکی جب تجھے اماں — تیرے چمن سے دور رہے موسم خزاں
بچوں کی ،عورتوں کی ، جوانوں کی خیر ہو
شبیرؑ تیرے مرتبہ دانوں کی خیر ہو

جائیں جدھر بھی تاک میں بیٹھے ہیں اہلِ کیں — اک بے گنہ کے خون کی پیاسی ہے سب زمیں
مقصد اہم ہے رک نہیں سکتے امام دیں — ایسا سفر عجیب کہ منزل کہیں نہیں
یہ لو یہ دھوپ اہل حرم تک اثر نہ جائے
رستے میں تونس کر کوئی بچا گزر نہ جائے

کیا دہشتوں کی صبح ہے کیا وحشتوں کی شام — ہر موڑ ، ہر روش پہ بچھا سازشوں کا دام
گھر میں خدا کے جب نہ ملا امن کا مقام — کیا جانے راستے میں ہو کیا ظلم کا نظام
کس کشمکش میں فاطمہؑ کا نورِ عین ہے
مکہ میں چین ہے نہ مدینہ میں چین ہے

اللہ رے جسارت اہل نفاق و کیں — محروم حج سے رہ گیا اصل اصول دیں
تاریخ کی جھکی ہے یہاں شرم سے جبیں — اسود ہے جس کا نام وہ سنگ حرم نہیں
رنج و غم و ملال کا روشن چراغ ہے
کعبہ کے دل پہ مستقل اک غم کا داغ ہے

حق کی فضا میں نغمۂ باطل سا گیا — اب تک تو ایسا ظلم نہ دیکھا سنا گیا
احساس کے ضمیر پہ سکتا سا چھا گیا — اللہ رے یہ بھی دور زمانے میں آ گیا
حرف کرم کتاب کرم میں نہ رہ سکا
جان حرم جوار حرم میں نہ رہ سکا

مکہ ہے سامنے یہ مدینہ ہے سامنے — یہ مسلم عقیل یہ کوفہ ہے سامنے
شبیرؑ کے جلال کا نقشہ ہے سامنے — کعبہ سے بڑھ کے حرمت کعبہ ہے سامنے
ترتیبِ کربلا کے مراحل ہیں سامنے
بانوؔ عجب دھڑکتے ہوئے دل ہیں سامنے

www.emarsiya.com

باب سوم

مسلم ابن عقیل

صحن چمن میں آمد فصل بہار ہے

کل بند: ۵۴ بند

تاریخ: ۱۶ر مئی ۱۹۶۸ء تا ۱۴ر جون ۱۹۶۸ء

محل: نرہی ، لکھنؤ